خوارج

(پروفیسر چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے اسلامیہ کالج لائل پور)

(۲)

خوارج کی مختصر تاریخ خوارج کی تاریخ سفاکی اور خونریزی کی طویل داستان ہے۔ جس نے اپنے نقطۂ آغاز سے تاریخ اسلام کو رنگین کر ڈالا ہے۔ اور جس کی وجہ سے مسلمانوں کی چند ابتدائی صدیاں انتہائی قلق و ملال میں گذریں۔

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام[1] کے مصنف کے قول کے مطابق حضرت معاویہؓ کی دانشمندانہ سیاست نے اگرچہ خوارج کو پھیلنے نہیں دیا۔ لیکن آپ ان کا استیصال کرنے میں ناکام رہے۔ ان کے عہد خلافت میں بصرہ اور کوفہ میں خوارج نے متعدد مرتبہ فسادات کئے۔ لیکن یہ بغاوت جلد ہی دبالی جاتی تھی۔ بصرہ میں عبیداللہ بن زیاد اور اس کے والد زیاد بن ابیہ کے زمانہ میں خوارج نے کئی بار شورش بپا کی۔ سب سے بڑی بغاوت مرداس بن اُدیّہ تمیمی نے کی تھی۔ اور اس کے حملوں نے گوریلا جنگ کی صورت اختیار کر لی تھی۔ وہ اچانک بے خبر دیہات پر حملہ آور ہوتے اور آن کی آن میں انہیں لوٹ کر فی الفور واپس آجاتے۔ اور اس طرح حکومت انہیں پکڑنے سے قاصر رہتی۔

یزید اوّل کے بعد عام خانہ جنگی کا آغاز ہوا جس کی بنا پر خوارج کی دیدہ دلیری میں اور اضافہ ہوا۔ اور وہ اسلامی حکومت کے مشرقی حصہ پر چھا گئے۔ خوارج کے فرقہ ازارقہ نے جو اپنی مسلم دشمنی میں بدنام ہے۔ اس دور میں ایسے مظالم ڈھائے کہ قلم ان کے بیان سے قاصر ہے۔ وہ کرمان فارس اور دوسرے مشرقی صوبوں پر قابض ہو گئے۔ اور اگر المہلب بن ابی صفرہ جیسا مرد مجاہد اور حجاج بن یوسف جیسا مرد آہن نہ ہوتا تو نہ معلوم خوارج کی سختی کیا رنگ لاتی۔ سالہا سال کی کوششوں سے بہت سے ازارقہ مارے گئے جن میں سے قطری بن فجاءہ بہت مشہور اور بہادر تھا۔

شبیب بن یزید شیبانی کی بغاوت بھی ازارقہ سے کچھ کم نہ تھی۔ یہ بغاوت دجلہ کی وادی میں

[1] شارٹ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ص ۲۴۶

شروع ہوئی اور اس کا مقصد کوفہ کی تباہی تھا۔ شبیب کے ساتھی گو چند سو تھے مگر سارا عراق ان سے لرزتا تھا۔ اور انہوں نے کئی مرتبہ حجاج کو شکست دی تھی۔ شبیب دجلہ میں ڈوب کر ہلاک ہوا جب کہ وہ تیر کر کرمان کے پہاڑوں میں جانا چاہتا تھا۔ اس کے پیروؤں نے یزید ثانی اور ہشام کو بہت تنگ کیا مگر کوئی اہم کام نہ کر سکے۔

حجاج کی بیدار مغزی کافی حد تک خوارج کی تباہی کا موجب ہوئی۔ مذہبی تشدد کی بنا پر یہ متعدد فرقوں میں منقسم ہو گئے جس سے ان کی طاقت مختلف جتھوں میں بٹ گئی۔ انہوں نے اپنے مذہبی راہنماؤں کو بعض معمولی امور کے ارتکاب کی بنا پر لیڈرشپ سے علیحدہ کر دیا۔ اور اس طرح وہ ان کی مفید قیادت سے محروم رہے۔ عرب اور موالی کا باہمی عناد بھی ان کی کمزوری کا سبب بنا جس سے مہلک نتائج ظہور پذیر ہوئے۔ بنوامیہ کے آخری دور میں جب مرکزی حکومت زوال پذیر ہوئی تو خوارج نے پھر سر اٹھایا۔ اور فسادات شروع کئے۔ اس عہد میں دو بڑی بغاوتیں ہوئیں ضحاک بن قیس شیبانی کی بغاوت عراق و جزیرہ میں اور عبداللہ بن یحیٰی اور ابوحمزہ کی عرب میں۔ اس بغاوت میں خوارج نے مدینہ پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بنوامیہ کے بجائے عباسی تحریک زور پکڑ گئی اور وہ آسانی سے بنوامیہ پر غالب آ گئے۔

عباسی دور میں خوارج کے فسادات شروع ہوئے۔ مگر عراق کے سوا کوئی ملک خطرہ کی زد میں نہ تھا۔ اس دور میں خوارج صرف ایک مذہبی فرقہ کے لحاظ سے زندہ رہے، جس میں کوئی قوت باقی نہ تھی۔ شمالی افریقہ اور پھر افریقہ کے مشرقی ساحل پر خوارج کے ایک مشہور فرقہ عبادیہ نے اہم سیاسی پارٹ ادا کیا۔ یہ فرقہ اب بھی اپنے مخصوص مذہبی عقائد اور قوانین کے ساتھ موجود ہے اور افریقہ کے ساحل پر اس کے پیرو ابھی تک خارجی تحریک کی زندگی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

خوارج کے افکار و نظریات | خوارج کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد اب میں پہلے سوال کی جانب متوجہ ہوتا ہوں کہ خوارج کے سیاسی اور مذہبی معتقدات کیا تھے۔ اور دراصل یہی بیان کرنا اس وقت مقصود ہے۔ سابقہ تفصیلات کو خطبہ و تمہید تصور کیا جائے۔

خوارج کے عقائد و نظریات کی تفصیلات تاریخ مذاہب کے علماء نے قلمبند کی ہیں۔ ابو منصور عبدالقاہر البغدادی المتوفی سنہ ۴۲۹ھ کی۔ کتاب الفرق بین الفرق محمد بن عبدالکریم بن شہرستانی المتوفی سنہ ۵۴۸ھ

کی کتاب الملل والنحل مشہور رفقیہ اور محدث امام ابن حزم کی کتاب الفصل فی الملل والاہواء والنحل اس ضمن میں بہترین ماخذ ہیں۔ ابو جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۱ھ، المسعودی المتوفی ۳۴۶ھ اور حمزہ اصفہانی نے بھی اپنی تواریخ میں خوارج کے نظریات بیان کئے ہیں۔

مذکورہ بالا کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خوارج کے نظریات و افکار میں اتحاد نہیں تھا۔ بلکہ علماء نے تقریباً ان کے بیس فرقے گنائے ہیں اور ان میں کافی حد تک اختلاف پایا جاتا ہے[1]

مگر باایں ہمہ اختلافاتِ خوارج مسئلہ خلافت میں کامل اتحاد رکھتے ہیں۔ یہ وہ معرکۃ الآراء مسئلہ ہے جو تمام اسلامی فرقوں کا نقطۂ اختلاف ہے۔ خوارج، شیعہ کے نظریۂ خلافت کے قائل نہیں اور اسی طرح فرقہ مرجیۂ کے نظریہ رضا بالقضا کو بھی صحیح نہیں سمجھتے۔ ان کے خیال میں ہر وہ خلیفہ جو شرعی احکام کا پابند نہ ہو معزول کئے جانے کا مستحق ہے۔ بلکہ اسے معزول کرنا امت مسلمہ پر فرض ہے۔ اسی لئے انہوں نے تحکیم منظور کرنے کے بعد حضرت علیؓ کی خلافت کو ناجائز تصور کیا تھا۔

ان کے نزدیک خلافت کے لئے قرشیت کی شرط نہیں۔ بلکہ ہر مسلمان جو اخلاقی اور مذہبی نقطۂ نگاہ سے صحیح مسلمان ہے خلافت کا استحقاق رکھتا ہے خواہ وہ ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اپنے خلفاء کے علاوہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو جائز خلیفہ سمجھتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت ان کے نزدیک پہلے چھ سالوں میں درست تھی لیکن پھر ناجائز ہو گئی۔ حضرت علیؓ کی خلافت کے وہ صرف قبولِ تحکیم تک قائل تھے۔

فلسفۂ تاریخ کے بانی مشہور مؤرخ ابنِ خلدون بھی اس نظریہ کے قائل ہیں۔ کہ اسلام میں خلیفہ کے لئے قریشی ہونا ضروری نہیں۔ مگر وہ خوارج کے اس نظریہ کو صحیح نہیں سمجھتے کہ ہر طبقہ کا فرد خلافت کا مستحق ہے۔ وہ خلافت اس قبیلہ کے لئے موزوں سمجھتے ہیں۔ جس میں عصبیّت ہو اور شیرازہ بندی کی صلاحیّت رکھتا ہو۔ وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی نظرِ انتخاب قریش پر اس لئے پڑی تھی کہ ان میں عصبیّت تھی۔ اور وہ تمام عرب پر اقتدار قائم رکھنے کی قابلیت رکھتے تھے

[1] اور وہ اس حد تک ہے کہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں (رحیق)

یہ بات کسی دوسرے قبیلہ کو حاصل نہ تھی۔ ابن خلدون کا خیال ہے کہ خلافتِ راشدہ ہمارے سامنے سے اعلیٰ نمونہ ہے اس دور میں اور صدہا تغیرات ہوئے مگر اس بنیادی نظریہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور با اثر قبیلہ ہی کو خلافت کا مستحق خیال کیا جاتا تھا۔ اس میں کسی خاص قبیلہ کی کوئی تخصیص نہ تھی۔ اس کی وجہ اسلام کا آئینِ مساوات تھا۔ جس میں کسی فرد کو نسلی شرف کی وجہ سے ترجیح حاصل نہ تھی [1]

وان فلوتن VAN FLOTEN کے الفاظ میں خوارج کا ابتداء میں یہ نظریہ تھا کہ خلافت ہر آزاد عربی نسل متنفس کا حق ہے۔ بعد میں یہ فرقہ عالمگیر جمہوریت کے اصول کا حامی بن گیا تھا۔ انہوں نے اپنے نظریہ میں ترمیم کی اور خلافت کی بنیادی شرط عربی نسل اور حریت کی جگہ صرف بلند سیرت اور مسلمان ہونا قرار دیا۔ خلیفہ اگر جبر و استبداد کا مرتکب ہو تو صرف معزول کرنا جائز تھا۔ بلکہ مصلحتِ وقت کے لحاظ سے اس کا قتل کر دینا بھی ان کے اعتقاد میں معیوب نہ تھا۔

خوارج کے نزدیک خلیفہ کا تقرر امت پر فرض ہے۔ صرف اباضیہ اور نجدیہ دو خارجی فرقوں کا خیال ہے کہ اگر امت میں عدل و مساوات، رواداری اور اخلاق کی پاکیزگی کا عالمگیر جذبہ پایا جاتا ہو اور معصیت کا رجحان جاتا رہا ہو۔ اس وقت امام یا خلیفہ کا تقرر امت پر فرض نہیں ہے۔ اس نظریہ میں چند متقدمین اور متاخرین معتزلہ بھی ان کے ہمنوا ہیں۔

خوارج خلافت کے استحقاق میں عالمگیر مساوات کے قائل تھے۔ اور اپنی دلیل میں حضرت عمرؓ کے یہ آخری الفاظ پیش کرتے تھے۔

"اگر آج سالم (حضرت حذیفہ کا آزاد کردہ غلام) زندہ ہوتے تو میں اطمینان و سکون سے دنیا سے رخصت ہوتا۔ مجھے اعتماد تھا کہ وہ اس بارِ حکومت کو سنبھال لیتے۔"

یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا تھا جب وہ امت کی کشتی کا بادبان اہل شوریٰ کے سہارے پر چھوڑ رہے تھے۔ اگر حضرت عمرؓ کے خیال میں تمام مسلمانوں کو امامت کا حق حاصل نہ ہوتا تو اس قسم کے الفاظ وہ ارشاد نہ فرماتے۔ اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم کی موت پر انہیں افسوس نہ ہوتا۔ خوارج اس کے علاوہ دیگر احادیث بھی اس نظریہ کی تائید میں پیش کرتے ہیں۔

خوارج کا عقیدہ تھا کہ حضرت علیؓ اور ان کے اصحاب مسلمان نہیں تھے اور ان کے برعکس

[1] النظم الاسلامیہ از ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔

حضرت علیؓ کا قاتل ابنِ ملجم پکا مسلمان تھا۔ عمران بن حطان مشہور خارجی شاعر ابنِ ملجم کی مدح میں کہتا ہے۔

یا ضربۃً من منیب ما اراد بھا الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا
انی لاذکرہ یوماً فاحسبہ اوفی البریۃ عند اللہ میزانا[1]

شہرستانی لکھتے ہیں خوارج ان مسلمانوں کی بھی تکفیر کرتے جو ان کے عقائد کے خلاف تھے۔ بلکہ خوارج کے بعض فرقے مسلمانوں کے بچوں کی بھی تکفیر کرتے تھے۔ خوارج زانی اور زانیہ کی سزا رجم تسلیم نہیں کرتے تھے[2]

خوارج کا عقیدہ ہے کہ تقیہ قولاً و عملاً ناجائز ہے۔ ان کے نزدیک حق کا اظہار پوری بیباکی سے کرنا چاہیئے۔ خوارج اس مسئلہ میں شیعہ کے عین برعکس تھے۔ جو تقیہ کے قائل ہیں۔ مگر خوارج کے سب فرقے تقیہ کو ناجائز نہیں سمجھتے۔

عبدالکریم شہرستانی لکھتے ہیں۔

"خوارج سجستان، خراسان اور کرمان عطیہ کے مذہب پر ہیں۔ نجدہ بن عامر اور نافع بن ازرق میں مسئلہ تقیہ کی بنا پر اختلاف ہوا۔ نافع کہتا تھا کہ تقیہ حلال نہیں۔ اور نجدہ حلال کہتا تھا نافع آیت کریمہ واذا فریق منھم یخشون الناس کخشیۃ اللہ اور یقاتلون فی سبیل اللہ لا یخافون لومۃ لائم سے استدلال کرتا ہے۔ اور نجدہ دلیل میں آیت کریمہ الا ان تتقوا منھم تقاۃ اور وقال رجل من آل فرعون پیش کرتا تھا"[3]

خوارج کے فرقے زیادیہ اور صفریہ تقیہ قول میں جائز قرار دیتے ہیں۔ مگر عمل میں نہیں۔ خوارج کے فرقہ عجاردہ اور میمونیہ میں اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ کفار کے نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو جہنم واصل ہوں گے یا جنت میں جائیں گے۔

---

[1] بعض علمائے اہل سنت نے اس کی تردید میں بھی شعر کہے ہیں (دیکھئے حاشیہ ملل شہرستانی ص ۱۸۵ ج ۱ طبع جدید)۔

[2] ملل شہرستانی ص ۱۲۲ ج ۱ طبع جدید، لاہور کا منکرین حدیث ادارۂ ثقافت بھی خارجیوں کی "اہل سنت" کو زندہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ وہ بھی آیت کے اس متفقہ مسئلہ کو نہیں تسلیم کرتے (رحیق)

[3] الملل والنحل ص ۱۹۲ ج ۱ ۱۹۵۸ طبع جدید

خوارج اور معتزلہ میں ذات وصفات و اسماء الٰہیہ بھی بحث کا موضوع تھے اور اختلاف رائے کی بنا پر علیحدہ علیحدہ فرقے بنے۔ خوارج میں یہ مسئلہ بھی موضوع بحث بنا رہا کہ گناہ کبیرہ کسی مومن سے سرزد نہیں ہوتا۔ اگر ہو تو وہ مومن نہیں رہتا۔

خارجی فرقہ اباضیہ نے اموی خلیفہ مروان بن محمد کے زمانہ میں خروج کیا۔ ان کا عقیدہ تھا کہ ہمارے اہل قبلہ مخالف، کافر ہیں مشرک نہیں۔ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا کفرانِ نعمت کرتا ہے اصطلاحی کافر نہیں۔ کفار کی اولاد جنت میں جائے گی۔ خوارج کا فرقہ حفصیہ کہتا تھا۔ زنا، چوری اور شراب نوشی سے مسلمان کافر ہوتا ہے نہ مشرک۔[1]

خوارج کا فرقہ صفریہ جو زیاد بن اصفر سے منسوب ہے یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ زانی کو زانی چور کو چور اور شرابی کو شرابی کہیں گے مگر کافر نہیں کہہ سکتے۔ البتہ وہ کبائر جن کا اثر حقوق اللہ پر پڑتا ہے مثلاً ترک صلوٰۃ کفر ہے کیونکہ مومن اور کافر میں مابہ الامتیاز یہی عمل ہے۔ ان کے نزدیک شرک دو قسم ہے ایک شرک طاعت شیطان اور دوسرا عبادتِ اوثان۔ اور کفر بھی دو قسم ہے ایک کفرانِ نعمت اور دوسرا کفرِ ربوبیت۔[2]

خارجی فرقہ یونسیہ کے نزدیک ایمان، اللہ کی اطاعت اور ترک استکبار ہے اور بس۔ ابلیس کو بھی معرفتِ توحید حاصل ہے۔ مگر بوجہ تکبّر کافر ہوا۔ جس دل میں انابت و خضوع اور محبتِ الٰہی ہو، معصیت کی بنا پر کافر نہیں ہوتا۔ اگر معصیت میں مبتلا بھی ہو تو یقین و اخلاص کی وجہ سے مضر نہیں مومن اخلاص کی وجہ سے بہشت میں جائے گا نہ عمل و طاعت سے۔[3]

خوارج کے مشہور فرقے الغرض خوارج، مختلف نظریات وعقاید کے حامل تھے۔ بقول مصنف شارٹر انسائیکلو پیڈیا ان کے بیس فرقے تھے۔ اور ان میں کافی حد تک سیاسی اور مذہبی اختلاف پائے جاتے تھے۔ ان کے بڑے بڑے فرقے یہ تھے۔

ازارقہ، عاذریہ، بیہسیہ، عجاردہ، میمونیہ، اطرافیہ، خلفیہ، جازمیہ، معلومیہ، حمزیہ، ثعالبہ اباضیہ ان فرقوں کا باہمی اختلاف کتاب الفرق بین الفرق ابو منصور بغدادی اور کتاب الملل والنحل محمد بن عبدالکریم شہرستانی سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

۱؎ ملل شہرستانی ص ۲۱۳-۲۱۴ / ۱۳۰ ۲؎ ایضاً ص ۲۱۶، ۲۱۷ / ۱۳۰ ۳؎ ایضاً ص ۲۲۳-۲۲۴ / ۱۳۰

خوارج کا زھد و تقویٰ خوارج کا زہد و تقویٰ ضرب المثل ہے۔ حد اعتدال سے بڑھے ہوئے تقویٰ کے پیش نظر خوارج کے اکثر فرقے مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے تھے۔ گناہ کبیرہ کا ارتکاب ان کے نزدیک موجب کفر تھا۔ گویا ایک انسان گناہ کر کے کفر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اسلام سے اسے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ خوارج کی یہ انتہا پسندی بے حد ظلم و تشدد کا باعث ہوئی۔ اور انہوں نے تاریخ اسلام کو سفاکی سے رنگ ڈالا۔ چونکہ دوسرے مسلمان ان کے نزدیک خارج از اسلام تھے اس لئے ان کے قتل کرنے میں وہ کوئی دریغ نہ کرتے تھے۔ انہوں نے بڑے بڑے صحابہ کو شہید کیا۔ اور خلفائے وقت کو آرام کی نیند نہ سونے دیا۔ یہ لوگ صحرا میں ڈاکے ڈالتے اور عامتہ المسلمین کے مال و اسباب کو لوٹ لیتے تھے۔ مسلمانوں کے بچوں اور عورتوں کا قتل بھی ان کے نزدیک معیوب نہ تھا۔

مشہور نحوی مبرد نے کتاب الکامل میں حضرت عبداللہ بن خبابؓ اور ان کی حاملہ بیوی کا دردناک واقعہ تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ کہ خوارج نے کس بےدردی سے ان کو ذبح کیا۔ وہ لکھتے ہیں حضرت عبداللہ اپنی بیوی کی رفاقت میں مقام عسکر میں گئے۔ خوارج نے انہیں وہاں گھیر لیا اور کہا کہ یہ قرآن جو آپ کے گلے میں حمائل ہے ہمیں آپ کے قتل کا حکم دیتا ہے۔ انہوں نے کہا میں تو مسلمان ہوں۔ خوارج نے کہا اگر آپ مسلمان ہیں تو اپنے والد حضرت خبابؓ سے کوئی حدیث نقل کیجئے۔ انہوں نے حدیث بیان کی کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ فتنوں کا ایک زمانہ آئے گا آپ اس میں مقتول بن جائیں لیکن قاتل نہ بنیں۔ وہ کہنے لگے اچھا ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ عبداللہ نے کہا وہ نیک اور صالح لوگ تھے۔ کہنے لگے حضرت عثمانؓ کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ انہوں نے ان کی بھی تعریف کی۔ بولے اچھا علیؓ کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے انہوں نے جواب دیا وہ کتاب و سنت کو تم سے زیادہ اچھا جانتے تھے۔ خوارج بولے تم حق کے پرستار نہیں بلکہ اشخاص کی تقلید کرتے ہو اس گفتگو کے بعد وہ ان کو نہر کے کنارے لے گئے اور ذبح کر ڈالا۔

یہ واقعہ اپنی نوعیت میں منفرد نہیں بلکہ تاریخ اسلام میں ایسے سینکڑوں واقعات موجود ہیں۔ جن سے خوارج کی سفاکی اور خونخواری ظاہر ہوتی ہے۔ مگر ان کے نزدیک یہ تمام مظالم

معیوب نو کیا ہوتے زہد وورع کے آئینہ دار تھے۔ اور ان کا محرک ان کا حد سے بڑھا ہوا تقویٰ تھا۔ وہ اس قدر عابد شب زندہ دار تھے کہ (ایک قول کے مطابق ان کا) ایک فرقہ کثرتِ عبادت کی وجہ سے صفریہ کہلایا۔ صُفریہ کا معنے زرد رُو ہیں اور وہ لوگ کثرت ریاضت و عبادت سے زرد رو ہو گئے تھے۔ سجود کی کثرت اور طوالت سے ان کی ہتھیلیاں اور پیشانیاں اونٹ کی چھاتی تلے کے نشان کی مانند ہو گئی تھیں۔ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر عبادت کرتے تھے۔ جھوٹ کو حرام اور جھوٹے کو کافر کہتے تھے۔ وعدے کے انتہائی پکے تھے۔ حق گوئی میں بے باک تھے اور تلوار کے نیچے بھی حق بات کہنے سے نہ چوکتے تھے۔ موت کے بہت زیادہ مشتاق اور دلدادہ تھے۔

نماز[1] بہت خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ طولِ سجود و رکوع میں شہرت رکھتے تھے۔ عروہ بن اُدیّہ مشہور خارجی کو جب زیاد بن ابیہ نے قتل کیا تو اس کے غلام سے کہا کہ عروہ کے حالات بیان کرو۔ غلام نے کہا مختصر بیان کروں یا تفصیلاً۔ زیاد نے کہا مختصر۔ غلام نے کہا۔ میں کبھی دن میں اس کے لئے کھانا نہیں لایا اور کبھی رات کو میں نے سونے کے لئے بستر نہیں بچھایا۔

عمران بن حطان مشہور خارجی شاعر و خطیب جب نماز پڑھتا تھا تو زار و قطار روتا تھا اور بہت طویل رکوع و سجود کرتا تھا۔ بنی عامر کے بچے اس کی یہ حالت دیکھ کر ہنسا کرتے تھے۔ ایک خارجی نے زمین پر پڑی ہوئی کھجور اٹھا کے منہ میں رکھ لی۔ خارجی چلائے یہ کیا غضب کرتے ہو چنانچہ اس نے منہ سے نکال کر اسے پھینک دیا۔

ایک دفعہ خوارج کہیں جا رہے تھے راستے میں خنزیر سامنے آگئے۔ ایک خارجی نے آگے بڑھ کر اس کو قتل کر دیا تو تمام خارجی اس پر خفا ہوئے اور کہنے لگے یہ فساد فی الارض ہے نجدہ بن عامر حنفی مشہور خارجی سردار حضرت عبداللہ بن زبیر سے صرف اس لئے آمادۂ پیکار نہ ہوا کہ حرم محترم میں جنگ و جدال منع ہے۔

مستورد، مشہور خارجی لیڈر کہا کرتا تھا اگر مجھے تمام روئے زمین کا بادشاہ بنا دیا جائے

---

[1] مقالات صارم ص۳۵

اور اس کے عوض یہ کیا جائے کہ ایک گناہ صغیرہ کرلو تو میں بادشاہت کو ٹھکرا دوں گا۔

حوثرہ الاسدی خارجی کے پاس اس کا باپ، اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو لایا کہ وہ جنگ سے باز رہے مگر اس نے جواب دیا۔ اے باپ! نیزے کی نوک پر جان دینا مجھے اپنے فرزند سے زیادہ عزیز ہے۔ جنگ چھڑی تو باپ مقابلہ میں آیا۔ حوثرہ نے کہا "اے باپ! کسی اور خارجی سے لڑیئے۔ حوثرہ یہ شعر پڑھتا ہوا مارا گیا۔ ؎

اکرر علی ھذا الجموع حوثرہ فعن قلیل ماتنال المغفرہ

ترجمہ۔ اے حوثرہ اس گروہ پر حملہ کر۔ عنقریب تو مغفرت خداوندی کو پالے گا۔

جب حوثرہ کے قاتل نے دیکھا کہ اس کی پیشانی پر سجدے کے گہرے نشانات ہیں تو وہ اپنے کئے پر بہت نادم ہوا۔

ایک مشہور خارجی مرداس چلا جا رہا تھا۔ ایک بدو اپنے خارش زدہ اونٹ کو تارکول مل رہا تھا۔ اونٹ تکلیف سے بلبلا رہا تھا۔ مرداس یہ دیکھ کر بے ہوش ہوگیا۔ ہوش میں آیا تو بدو نے کہا۔ میں نے آپ کے کان میں کچھ آیتیں پڑھی تھیں۔ مرداس بولا۔ میں مرگی کا مریض نہیں مجھے یہ تارکول دیکھ کر جہنم کی تارکول یاد آگئی۔ اس کے تصور سے میں بے ہوش ہوگیا۔ بدو کہنے لگا تم بڑے متقی انسان ہو۔ میں مرتے دم تک تمہارا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔

ایک مرتبہ خوارج نے ابن سعاد کو قتل کیا۔ اس کی جیب میں سے کچھ پیسے نکلے ابن سعاد کو دفن کرتے وقت وہ اس کے سینہ پر رکھ دیئے۔

کہمس نامی خارجی نہایت پرہیزگار تھا۔ وہ اپنی بوڑھی والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا۔ اور جہاد کے لئے نہ جاتا تھا۔ ایک دن والدہ سے کہنے لگا۔ اماں جان! میں تمہاری وجہ سے جہاد میں شرکت نہیں کرسکتا۔ والدہ نے کہا بیٹا پرواہ نہ کرو اور جہاد کے لئے جاؤ میں نے تمہیں خدا کو سونپا۔

خوارج کے تقوے اور زہد کی سینکڑوں مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں مگر مقالہ کی طوالت کا خیال اس سے مانع ہے۔ کتب تاریخ و ادب میں ایسے لاتعداد واقعات مذکور ہیں۔

خوارج کی جرأت و بہادری یہ لوگ انتہائی بہادر اور جانباز تھے۔ موت سے بالکل نہ

ڈرتے تھے، یہ کہتے ہوئے جان دیتے تھے۔ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى۔

عروہ بن اذیہ خارجی، زیاد کے سامنے گرفتار کر کے لایا گیا۔ زیاد نے اس سے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے تعریف کی۔ پھر حضرت عثمانؓ کے بارے میں سوال کیا۔ وہ کہنے لگا کہ خلافت کے چھ سال تک وہ امام عادل رہے۔ لیکن اس کے بعد وہ خلافِ عدل کرنے لگے لہٰذا کافر ہو گئے تھے۔ زیاد نے حضرت معاویہؓ کے بارے میں پوچھا تو اس نے ان کو سخت گالیاں دیں۔ پھر اس نے اپنے بارے میں دریافت کیا۔ تو اس نے کہا تم ولد الزنا ہو اور مزید برآں خدا کے نافرمان ہو۔

ایک خارجی عبدالملک بن مروان کے سامنے گرفتار کر کے لایا گیا۔ عبدالملک سے اس نے اپنے مذہب کی صداقت پر خوب بحث کی۔ آخر عبدالملک عاجز آ گیا تو اس نے کہا بخدا میں تجھے قتل کروں گا۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اس کا بیٹا مروان روتا ہوا آیا کہ مجھے استاد نے مارا ہے۔ خارجی کہنے لگا۔ اس کو رونے دیجئے۔ کیونکہ رونے سے دماغی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ آواز بلند ہوتی ہے اور عبادت کے وقت رونے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ عبدالملک نے کہا تم ایسے وقت بھی وعظ و پند سے باز نہیں رہتے۔ کہنے لگا مسلمان کلمۂ حق کہنے سے کسی وقت باز نہیں رہ سکتا۔

مرداس بن اذیہ، زیاد کی قید میں تھا۔ داروغہ جیل نے دیکھا کہ مرداس بہت عابد و زاہد انسان ہے وہ معتقد ہو گیا۔ اس نے کہا آپ ہر روز رات کو گھر چلا جایا کریں اور صبح واپس آ جایا کریں۔ مرداس ایسے ہی کرتا۔ ایک دن زیاد نے حکم دیا کہ تمام قیدی قتل کر دیئے جائیں۔ مرداس صبح واپس آنے لگا تو بیوی نے کہا آج اگر جاؤ گے تو خیریت نہیں۔ وہ کہنے لگا میں وعدہ شکنی نہیں کر سکتا۔

داروغہ جیل نے دیکھا تو تعجب سے دریافت کرنے لگا کیا آپ کو زیاد کے حکم کی اطلاع نہیں پہنچی مرداس نے کہا مجھے معلوم ہے۔ داروغہ جیل نے کہا آپ دانستہ واپس چلے آئے۔ مرداس نے جواباً کہا میں وعدہ خلافی نہیں کر سکتا۔

حجاج بن یوسف نے مہلب بن عبدالرحمان کو تین ہزار لشکر دے کر تیس خارجیوں کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ لیکن اس لشکرِ عظیم کو ان تیس آدمیوں سے اپنی جان بچانا مشکل ہو گیا۔ سالارِ لشکر

نے ان کی بہادری کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایک سو سے زائد خارجی ہوتے تو ہم سب نہ تیغ کر دیئے جاتے۔

مہلب ، اسلام کے مشہور سپہ سالاروں میں سے ہے وہ یہ کہا کرتا تھا کہ مجھے خوارج سے زیادہ بہادر قوم کے ساتھ مقابلہ کی نوبت نہیں آئی۔

خوارج کا خطاب اور شاعری خوارج خطابت و شاعری میں بھی مشہور تھے۔ اور اس کا بڑا محرک ان کا حد سے بڑھا ہوا مذہبی جوش تھا۔ ابتدائی ایام میں ان کے بڑے بڑے لیڈر جو کوفہ اور بصرہ میں تھے۔ بدو خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اور اسی لئے فصاحت و بلاغت میں بے نظیر تھے۔ خارجی خطباء کے خطبات عربی ادب کی کتابوں میں محفوظ کر لئے گئے ہیں۔ جن سے ان کی قوت خطابت اور زور بیان کا اندازہ ہوتا ہے۔ خوارج شعرا کے اشعار مستقل دیوانوں میں جمع کئے گئے ہیں جاحظ نے کتاب البیان و التبیین میں خارجی خطباء اور شعرا کی طویل فہرست تیار کی ہے جو کتاب مذکور مطبوعہ قاہرہ جلد اوّل کے صفحہ ۱۵۴ — ۱۳۱ و جلد دوم ص ۱۲۷ – ۱۲۶ پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

عمران بن حطان خوارج کا مشہور شاعر اور خارجی فقہ کا بانی تھا۔ وہ فی البدیہہ شعر کہتا تھا۔ بڑا ادیب اور تاریخ ادب کا عالم تھا۔ اس نے مرداس بن حریر کا نہایت پر درد مرثیہ لکھا ہے۔

نافع بن ازرق الحنفی ازرقی فرقہ کا امام تھا۔ یہ حدیث کا بڑا عالم اور مجتہد تھا۔ یہ اموی دور کے مشہور بہادروں میں شمار ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس کا شاگرد تھا۔ اس نے حضرت ابن عباس سے سو سے زیادہ مشکل مسائل دریافت کئے۔

طرماح بن حکیم قبیلہ طے سے تھا۔ یہ مشہور شاعر کمیت کا معاصر اور دوست تھا۔ ہجو بہت اچھی کہتا تھا۔ اس کا دیوان مصر میں چھپ چکا ہے۔ خالد بن عبداللہ القسری اس کا بہت زیادہ احترام کرتا تھا۔

ان کے علاوہ خوارج میں اور بھی بہت سے شاعر اور خطیب تھے مگر طوالت کا خوف اس ضمن میں مزید کچھ لکھنے سے مانع ہے۔